ریفرنس نمبر:Pin 5472 تاریخ:23.12.2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ شرک تو نہیں ہے؟ نیز یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، یاغوث اعظم مدد کہنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اس وقت شرک ہے، جب ان کو ذاتی طور پر بغیر کسی کی عطا کے مدد کرنے والا مان کر مدد مانگی جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ان سے یہ سمجھ کر مدد مانگی جائے اور انہیں پکارا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے، تو یہ کچھ بھی نہیں دے سکتے، تو یہ شرک نہیں، بلکہ عین قرآن وحدیث کی منشا کے مطابق ہے اور مسلمان اسی اعتقاد کے ساتھ اللہ والوں سے استمداد کرتے ہیں۔ یہ حقیقت میں انہیں وسیلہ بنانا ہے، مدد کرنے والی ذات تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی ہے، بلاواسطہ وہی مدد فرماتا ہے اوران وسائل جلیلہ کو قبول کر کے بھی وہی مدد فرماتا ہے۔

لہذا یارسول اللہ مدد، یا علی مدد اور یاغوث پاک مدد وغیرہ کہنا شرعاً جائز ہے اور اسے شرک وبدعت کہنے والے جاہل ہیں یا گمراہ۔ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا قرآنی آیات، احادیث صحیحہ اور اقوال فقہاء و محدثین سے ثابت ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ

اَنۡصَارُ اللّٰہِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: کون میرے مدد گار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مدد گار ہیں۔ (پارہ3،سورہ آل عمران،آیت نمبر52)

ارشاد پاک ہے: ﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں، مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ (پارہ6،سورہ مائدۃ،آیت55)

مزید ایک جگہ ارشاد ہے: ﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پارہ28،سورۃالتحریم،آیت4)

امام نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام بیہقی، امام طبرانی نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے نماز پڑھ کر ایک دعا کرنے کی تعلیم فرمائی، جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے اور آپ سے مدد طلب کرنے کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں دعا کے یہ الفاظ ہیں: ”أللھم انی أسئلک وأتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یامحمد انی قد توجھت بک الیٰ ربی فی حاجتی ھٰذہ لتقضی لی أللھم فشفعہ فی قال أبو اسحاق ھٰذا حدیث صحیح “ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ آپ یہ حاجت میرے لیے پوری فرمادیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ ابو اسحاق نے

فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 99، مطبوعہ کراچی)

یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "یہ دعا قیامت تک کے مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ اس میں ندا بھی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مدد بھی مانگی ہے۔" (جاء الحق، حصہ 1، صفحہ 178، مکتبہ اسلامیہ، لاھور)

اسی طرح امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اذا ضل أحدکم شیئا و أراد عونا و ھو بأرض لیس بھا أنیس فلیقل یا عباد اللہ أغیثونی یا عباد اللہ أغیثونی فان للہ عبادا لا نراھم "ترجمہ: جب تم میں سے کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگنا چاہے، تو یوں کہے: "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو" کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں، جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

(المعجم الکبیر، جلد 17، ص 117، مطبوعہ قاھرہ)

تفسیر نعیمی میں ہے: "انبیاء، اولیاء سے مدد لینا حقیقت میں ربّ ہی سے امداد ہے، کیونکہ اس کی امداد دو طرح کی ہے، بالواسطہ یا بلا واسطہ اللہ کے بندوں کی مدد ربّ کے فیضان کا واسطہ ہے، قرآن کریم نے غیر خدا سے امداد لینے کا خود حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ﴾ مسلمانو! مدد لو صبر و نماز سے۔ صبر و نماز بھی غیر خدا ہیں۔" (تفسیر نعیمی، جلد 1، صفحہ 65)

امام بخاری نے حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں: "خدرت رجل ابن عمر فقال لہ رجل: أذکر أحب الناس الیک فقال: یا محمد و فی روایۃ عند ابن السنی "یا محمداہ" "ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا، تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انہیں یاد کریں، جو لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہیں، تو آپ نے کہا:

"یامحمد" اور ابن السنی کے نزدیک ایک روایت میں "یامحمداہ" کے الفاظ ہیں۔

(الادب المفرد، ص262، مطبوعہ لاھور)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بہجۃ الاسرار کے حوالے سے فرماتے ہیں: "حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: "من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ" (ترجمہ:) جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے، وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے، وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے، وہ حاجت پوری ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد29، ص556، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ کے نیک بندوں کو مدد کے لیے پکارنا، جائز ہے اوراس کو شرک وبدعت کہنا درست نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

04ربیع الثانی 1439ھ23دسمبر 2017ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری